قلم کمان

جناب حامد میر

خلیج عرب، یہود و نصاریٰ اور شیخ الہندؒ

قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں رقم کرنے والا عظیم تاریخ دان ٹائن بی بہت سال پہلے ملتان آیا تو اس کی ملاقات شہر کے نوجوان ڈپٹی کمشنر مختار مسعود سے ہوئی۔ مختار مسعود نے ٹائن بی کے ساتھ اسلام کے مستقبل پر کافی دیر تبادلہ خیال کیا اور پھر جیب سے آٹوگراف بک نکال کر عظیم تاریخ دان کے سامنے رکھ دی۔ ٹائن بی نے دستخط کیے، عیسوی تاریخ لکھی، سر اٹھایا اور کہا کہ میں ہجری تاریخ بھی لکھنا چاہتا ہوں۔ آپ بتائیے کہ آج ہجری تاریخ کیا ہے؟ ٹائن بی کا سوال سن کر مختار مسعود خاموش ہوگئے۔ چند لمحوں بعد ٹائن بی نے ۲۹ فروری ۱۹۶۰ء کے نیچے رمضان ۱۳۷۹ھ لکھا اور موضوع بدل دیا لیکن یہ واقعہ مختار مسعود کے ذہن سے محو نہ ہوا۔ کئی سال بعد انہوں نے "آواز دوست" کے نام سے اپنی خوبصورت کتاب میں یہ واقعہ دہرایا اور لکھا کہ وہ لوگ اسلام کی تاریخ کیسے بنا سکتے ہیں جنہیں اپنی تاریخ تک یاد نہ ہو؟

ہم سب خود کو مختار مسعود کی طرح بڑا عالم فاضل اور دانشور سمجھتے ہیں۔ ہمارے کئی علماء اسلام کے سنہرے مستقبل کی نوید سناتے نہیں تھکتے لیکن افسوس کہ وطن عزیز کے بہت سے علماء اسلام کی تاریخ سے بالکل ناواقف نظر آتے ہیں۔

آج کچھ علماء اسامہ بن لادن کو دہشت گرد کہہ رہے ہیں اور افغانستان پر حملے کی صورت میں امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے مولانا فضل الرحمن اور مفتی نظام الدین شامزئی کو اسلامی شریعت سے نابلد قرار دے رہے ہیں۔ اسامہ بن لادن، مولانا فضل الرحمان اور مفتی نظام الدین شامزئی کے خلاف فتوے دینے والے علماء نے سعودی عرب میں امریکی افواج کی موجودگی پر کوئی اظہار خیال نہیں کیا حالانکہ یہ موجودگی ہی فساد کی اصل جڑ ہے۔ علماء کی طرف سے یہود و نصاریٰ کی حمایت میں فتوے کوئی نئی بات نہیں۔ "علماء سو" کی طرف سے "علماء حق" کے خلاف فتووں کی تاریخ بہت پرانی ہے۔

یہ ۱۹۱۵ء کے آس پاس کی بات ہے جب شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنے کے لیے مسلح جدوجہد کا منصوبہ بنایا اور اپنے ساتھیوں کو یاغستان (قبائلی علاقے) میں جمع کرنا شروع کیا۔ انگریزی فوج ان مجاہدین کی سرکوبی کے لیے یاغستان میں داخل ہوئی تو اسے سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ انگریزوں نے روپے پیسے کے ذریعے قبائلی سرداروں کو خریدنا شروع کیا اور بعض علماء سے یہ فتویٰ حاصل کیا کہ جب تک کسی اسلامی ملک کی حکومت جہاد کا اعلان نہ کرے جہاد فرض نہیں۔ مسلمانوں سے کہا گیا کہ وہ امیر کابل حبیب اللہ خان کے ہاتھ پر بیعت کریں اور جب امیر اعلان کرے تو جہاد فرض ہو جائے گا۔ سرکاری علماء کے فتووں کی خوب تشہیر کی گئی اور مجاہدین انتشار کا شکار ہوگئے۔ ان حالات میں شیخ الہند نے مولانا عبید اللہ سندھی کو افغانستان کوچ کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ مجاہدین کو منظم کر سکیں اور خود حجاز روانہ ہوگئے تاکہ وہاں کے گورنر کی وساطت سے ترکی جائیں اور سلطنت عثمانیہ سے انگریزوں کے خلاف مدد مانگیں۔ مکہ معظمہ میں ان کی ملاقات گورنر غالب پاشا سے ہوئی۔ گورنر غالب پاشا نے انہیں حکومت ترکی کی طرف سے بھرپور حمایت کا یقین دلایا اور ہندوستان کے مسلمانوں کے نام ایک پیغام دیا جس میں شیخ الہند پر مکمل اعتماد کیا گیا تھا۔ یہ پیغام "غالب نامہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ حکومت ترکی نے شیخ الہند کو ہدایت کی کہ وہ انگریزوں کے خلاف مزاحمت کے لیے حجاز کو مرکز بنائیں۔ اس دوران کرنل لارنس کی سازش سے برطانوی فوج نے شریف حسین (جو شریف مکہ کے نام سے مشہور ہوا) کی مدد سے حجاز اور طائف پر حملہ کر دیا۔ شریف حسین کو بعض بدو قبائل کی امداد حاصل تھی جنہیں انگریزی فوج خلافت عثمانیہ کے خلاف استعمال کر رہی تھی۔ شریف حسین نے انگریزی فوج کی مدد سے ترکوں کے خلاف جدید اسلحہ اور توپیں استعمال کیں اور انہیں شکست دے دی۔ شیخ الہند بھی طائف میں محصور تھے۔ شریف حسین نے انگریزوں کی مدد سے حکومت پر قبضہ کرتے ہی کچھ علماء کے ذریعہ خلافت عثمانیہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ترکوں پر کفر کا فتویٰ لگوا دیا۔ یہ فتویٰ شیخ الہند کے سامنے دستخط کے لیے پیش کیا گیا۔ وہ اس فتوے پر دستخط کر کے شریف حسین کی خوشنودی اور انگریزوں سے معافی بھی حاصل کر سکتے تھے لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عزیر گل اور حکیم نصرت حسین نے شیخ الہند کو چھپا دیا اور خود گرفتار ہوگئے لیکن شریف حسین نے اعلان کیا کہ اگر محمود حسن حاضر نہ ہوا تو اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا لہٰذا حضرت شیخ پیش ہوگئے۔ شیخ الہند کو ساتھیوں سمیت قاہرہ پہنچا دیا گیا اور مولوی عبد الحق حقانی کی طرف سے شریف حسین کے حق میں دیے گئے فتوے کی تائید کے لیے کہا گیا۔ شیخ الہند نے کہا کہ میں "شریفی علماء" کے فتووں پر لعنت بھیجتا ہوں اور کسی صورت میں یہود و نصاریٰ کا ساتھی نہ بنوں گا۔ ان پر الزام لگا کہ آپ ترکی، ایران اور افغانستان کی مدد سے ہندوستان میں انگریزی